بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اپنی بات

قرآن کریم انسان اور انسانی دنیا کی طرف نازل ہونے والا اللہ تعالیٰ کا سب سے عظیم اور لافانی انعام ہے، جو اس نے اپنے نبی محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اس امت کو عطا فرمایا:

یہ معجزہ ہے...... مگر ہمیشہ رہنے والا ، یہ کلام ہے، مگر دوسرے کلاموں اور عبارات سے بے نیاز۔ اسے انسانوں کی اصلاح اور ان کے تزکیہ نفس اور انہیں اخلاق عالیہ سے سجانے کے لیے بھیجا گیا.

یہ ۱۴۴۲ سالوں سے دنیا میں انسانوں کی رشد و ہدایت اور ان میں اعلیٰ ترین انسانی اوصاف و کمالات پیدا کرنے کا ذریعہ ہے، اسی بنا پر دنیا کی اکثر زبانوں میں اسے سمجھنے اور سمجھانے کے لیے عرصہ دراز سے اس کے ترجمہ پر خصوصی توجہ مبذول کی گئی ہے.

قرآن کریم کے یہ تراجم یوں تو دنیا کی بہت سی زبانوں میں ہوئے ہیں، لیکن پاکستان اور اس کی قومی اور اس کی علاقائی زبانوں میں اس کے تراجم کئی پہلوؤں سے خصوصی توجہ اور مطالعہ کے مستحق ہیں۔ ان تراجم کی زبان و بیان بڑی اہمیت رکھتی ہے...... برعظیم پاک و ہند کی ساٹھ ملین آبادی کی زبان اردو کے متعلق کئی نقادوں کی رائے یہ ہے کہ اس کی ترویج کی تین بڑی وجوہ میں سے ایک وجہ شاہ عبدالقادر دہلوی کا ترجمۂ قرآن بھی ہے.

علاوہ ازیں قرآن کریم کے تراجم مسلمانوں کی تاریخ ان کے تہذیبی و تمدنی ارتقاء کا بھی ذریعہ رہے ہیں...... چنانچہ معروف ترین روایت کی رو سے قرآن کریم کا اوّلین ترجمہ ۲۷۰ھ/۸۸۳ء میں

سندھی زبان میں ہوا......جس سے سندھی زبان کی قدامت کے ساتھ ساتھ علاقائی زبانوں میں اسلام کے فکری ارتقاء کا بھی پتہ چلتا ہے.

پھر اس خطے میں بہت سے منظوم تراجم بھی ہوئے، یہ تراجم ادبی پہلو سے توجہ اور مطالعے کے مستحق ہیں......ترجمہ کرنے والے شعراء نے ان تراجم میں جس طرح معانی قرآن کو شعری قالب میں ڈھالا۔ اس سے ان شعراء کی قادرالکلامی اور فنی مہارت کا پتہ چلتا ہے۔ تراجم کی اس تحریک کو "حاشیہ نگاری نے قوت پہنچائی، چنانچہ ابتدائی دور سے ہی قرآنی تراجم کو حاشیوں سے سجانے کا سلسلہ شروع ہو گیا......اس طرح یہ مختصر ترین الفاظ میں قرآن حکیم کی تفسیر بیان کرنے کا عمدہ ترین ذریعہ رہے.

الغرض یہ تراجم قرآن بیسیوں ادبی، علمی اور فکری پہلو رکھتے ہیں، جس کی بنا پر پاکستان کی قومی اور علاقائی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کا جائزہ لینے کے لیے...... عالمی رابطہ ادب اسلامی، پاکستان نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے تعاون واشتراک سے ایک ملکی اور قومی سطح کی کانفرنس کے انعقاد کا پروگرام بنایا...... بحمداللہ یہ کانفرنس بے حد کامیاب رہی......اس سلسلے میں عالمی رابطہ ادب اسلامی پروفیسر ڈاکٹر بلال اے خان (وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور)، ڈاکٹر سلیم طارق (ڈین کلیہ علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور)، ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر (صدر شعبہ سیرت) کا خصوصی طور پر شکر گذار ہے جنہوں نے اس ضمن میں بے حد تعاون فرمایا۔ قافلہ ادب اسلامی کے اس خصوصی شمارے میں اس کانفرنس کی روداد اور اس میں پڑھے گئے کچھ مقالات پیش کیے جا رہے ہیں.

باقی مقالات اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی طرف سے خصوصی مجموعہ مقالات میں اشاعت پذیر ہوں گے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ کو یہ مجموعہ پسند آئے گا.

شکریہ

مدیر مسئول